صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۝ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝

ہمیں سیدھا راستہ دکھا ۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا ۔ نہ اُن کا جو گم راہ ہیں

اِمامِ آخرالزماں، خلیفۃ الرحماں

مہدیٔ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

کے مراتب

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے عقیدہ میں

.... از ....

فقیر ابوالفتح سید نصرت غفرلہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للّٰه وهو الولی الحمید و الصّلوٰة و التحیّات
علی محمدن المصطفیٰ رسوله و خاتم انبیائه و علیٰ
خاتم ولایته محمدن المهدی الموعود خلیفة اللّٰه
و علیٰ آلهما و اصحابهما اجمعین

۱۸/ ربیع الثانی کو ولیِ کامل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا عرسِ مبارک واقع ہے ۔حضرت خواجہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے محبوب ہیں ۔عقیدت اور محبت سے لوگ آپ کو ''محبوبِ الٰہی'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں ۔دہلی میں آپ کی درگاہ خلق کا مرجع بنی رہی ہے۔

خواجگانِ چشت کے سلسلہ میں آپ کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔آپ کا سلسلۂ بیعت صرف دو واسطوں سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے ۔آپ کو حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج سے خلافت حاصل تھی ۔حضرتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے خلافت حاصل تھی اور حضرت بختیار کاکیؒ کو خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے خلافت حاصل تھی۔ مختصر یہ کہ حضرت نظام الدین اولیاء کے مقامات و کمالاتِ روحانی کا کچھ اندازہ آپ کی اِن نسبتوں سے ہی ہوجاتا ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاء کا نامِ نامی اسمِ گرامی ''محمد'' تھا۔آپ حضرت احمد بن علی بخاریؒ کے فرزند ارجمند تھے۔۲۷/صفر ۶۳۶ھ میں بدایون (یوپی) میں پیدا ہوئے۔(یادرہے کہ اسی سال پہلوانِ دین، شیخ الاکبر محی الدین ابنِ عربیؒ نے دمشق میں رحلت فرمائی) خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے ۶۵۳ھ میں حضرت خواجہ شیخ فرید گنج شکرؒ سے بیعت فرمائی۔آپ نے طویل عمر پائی ۔اللہ کے ہزاروں بندوں کو فیضانِ ولایت سے سیراب کیا۔۷۲۵ھ میں آپ واصل بحق ہوئے۔

ہمارے امام حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی زندگی میں نہیں ہوا تھا۔سارے اولیاء کرام کی طرح آپ بھی ظہورِ مہدیٔ موعودؑ کے منتظر تھے۔حضرت ابنِ عربیؒ کے الفاظ میں اُس ''امام المنتظر'' کے بارے میں آپ کے عقائد بھی وہی تھے جو ساری اُمت کے اولیائے کرام کے عقائد تھے۔اِس مضمون کا مقصد اُنہی عقائد کو پیش کرنا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی منقبت میں خواجہ نظام الدین اولیاء کا ایک قصیدہ ہے جس میں (۳۳) اشعار ہیں ۔اُس کا آخری شعر یہ ہے :

نظام الدین حیادارد که گوید بندۂ شاهم
و لیکن قنبرِ اور اکمینه یک گدا باشد

'' نظام الدین کو یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ وہ شاہ (علی مرتضیٰؓ) کا غلام ہے ''
لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ قنبر (حضرت علی مرتضیٰ کے غلام) کا ایک گدا ہو۔

چونکہ مہدی موعودؑ کے اہلِ بیت سے ہونے اور بنو فاطمہؓ سے ہونے کی متواتر خبریں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو دی ہیں اِس لئے خواجہؒ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی منقبت میں لکھے ہوئے اس قصیدہ میں ایک شعر آنے والے امامِ مہدی موعودؑ کی منقبت میں بھی لایا ہے۔

اولیائے کرام کی باتوں اور خصوصاً تحریروں میں 'رموز ہوتے ہیں۔ مختصر سے شعروں میں وہ ایسی باتیں بتا جاتے ہیں کہ جن کی بلاغت کا اندازہ سرسری طور پر پڑھ کر گذر جانے والوں کو نہیں ہوتا۔ آپ کا یہ شعر' کلام کی بلاغت کے اعتبار سے ایک شاہکار ہے۔ آنے والے امامِ مہدی موعودؑ کے اہم ترین خصائص اور مراتب کو آپ نے ایک چھوٹے سے شعر میں کچھ اس طرح بیان فرمادیا ہے کہ گویا ایک ضخیم کتاب کا خلاصہ بیان کردیا گیا ہو۔ اِس شعر کی دینی اعتبار سے بڑی اہمیت ہے۔ اِن تین خصوصیات نے اِس کی اہمیت بڑھادی ہے :

۱۔ شاعر کی ہستی، بذاتِ خود ایک ولیِ کامل، پیر روشن ضمیر اور ایک "مردِ باخبر" کی ہے۔ آپ کے مرشد۔بن سلسلہ سب کے سب "مردانِ باخبر" تھے جن کا روحانی ربط ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک قائم تھا۔ عرفانِ حق تعالیٰ کے لئے بھی کسی "مردِ باخبر" سے پوچھ لینے کا حکم ہوا ہے :

...... اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا ۝ (۲۵:۵۹)

" رحمٰن اُس کی شان کسی باخبر سے پوچھ لے "

اولیائے کرام کی جماعت 'امام مہدیٔ موعود کو "خاتم الاولیاء" اور "خاتم ولایتِ محمدیہؐ" کے القاب سے یاد کیا کرتی تھی اور نہایت اِشتیاق سے آپ کے ظہور کی منتظر تھی۔ اِس لئے حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا یہ شعر محض "شاعری" سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا !

۲۔ اِس شعر کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مہدیٔ موعودؑ کے جو بھی مراتب حضرتِ خواجہؒ نے بیان فرمائے ہیں وہ سب کے سب دورِ اوّل سے اہلِ سنّت والجماعت کے مسلّمات چلے آرہے ہیں۔

۳۔ اِس شعر کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ خواجہؒ نے جو مراتب بھی اِرشاد فرمائے ہیں وہ اپنی طرف سے بیان نہیں فرمائے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اِرشادات کی بنا پر بیان فرمائے ہیں جو حضور ﷺ کی متواتر اور صحیح احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔

حضرت خواجہؒ اِرشاد فرماتے ہیں :

مُراد و مرکزِ عالم، محمدؐ حُجّتِ قائم

زِ اَمرِ حق شود ظاهر، که ختمِ اَولیاء باشد

"سارے عالم کی مراد اور اُس کے مرکز' محمد جن کی ذات' حُجتِ قائم ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ظاہر ہوں گے اور وہ خاتمِ اولیاء ہوں گے"

یہاں یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ اِس شعر میں لفظ "مہدی" نہیں آیا ہے اِس لئے یہ مہدیٔ موعود سے متعلق نہیں ہوسکتا !

جواب یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے اُمت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ظاہر ہونے والی ہستی مہدیٔ موعود علیہ السلام کے سوا اور کسی کی نہیں۔ اِس کے علاوہ باقی مراتب احادیثِ شریفہ کی رو سے صرف مہدیٔ موعودؑ کے مراتب ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے زمانے میں سارا عالمِ اسلام بخوبی جانتا تھا کہ یہ مراتب مہدیٔ موعود ہی کے مراتب ہیں۔ اِس لئے لفظ "مہدی"

شعر میں لائے بغیر بھی آپ کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آسکتا تھا۔اِسی لئے صرف نامِ مبارک کا لالینا کافی ہوگیا۔

محبوبِ الٰہیؒ نے اِس چھوٹے سے شعر میں جملہ چھ/۶ مراتب بیان فرمائے ہیں :

۱۔ مہدیٔ موعودؑ کی ذات مرادِ عالم ہوگی۔
۲۔ آپ کی ذاتِ اقدس مرکزِ عالم ہوگی۔
۳۔ آپ کا مبارک نام محمدؐ ہوگا۔
۴۔ آپ کی ذات "حُجّتِ قائم" ہوگی۔
۵۔ آپ اللہ کے حکم سے ظہور فرمائیں گے۔
۶۔ آپ خاتم الاولیاء ہوں گے۔

اِس شعر کی کامل شرح تو اِس بے بضاعت فقیر کے بس میں نہیں ہے۔البتہ اپنی بساط کے موافق احادیثِ شریفہ کی روشنی میں اِسے سمجھنے کی کوشش کی ہے جو درجِ ذیل ہے :

امام مہدیٔ موعودؑ کا مبارک نام محمدؐ ہوگا :

دوسرے مصرعہ میں حضرتِ خواجہؒ خبر دے رہے ہیں کہ اللہ کے حکم سے ایک ہستی کا ظہور ہوگا۔پہلے مصرعہ میں فرمایا کہ اُس ہستیٔ موعودؑ کا مبارک نام حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام یعنی محمد ہوگا۔چنانچہ نہ صرف مہدیٔ موعودؑ کا نام محمد ہونا بلکہ آپ کے والدِ ماجد کا نام عبداللہ ہونا بھی کئی احادیث سے ثابت ہوتا ہے :

...... ۱۔ جامع ترمذی کے باب "ما جاءَ فی المہدیؒ" میں ایسی دو حدیثیں آئی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ : اُن کا نام میرا نام یعنے محمد ہوگا۔دوسری حدیث میں آپ کے یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں کہ :

یلی رجل من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی

" میرے اہلِ بیت سے ایک شخص والی ہوگا۔اُس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے جیسا ہوگا "

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ "اِس باب میں علیؓ،ابوسعید خدریؓ،ابوہریرہؓ اور اُمّ سلمہؓ سے بھی حدیثیں آئی ہیں اور یہ حدیث "حَسَن" ہے اور "صحیح" ہے۔

...... ۲۔ سنن ابوداؤدؒ کے باب "کتاب المہدیؒ" میں ایک حدیث درج ہے جس میں یہ فقرہ موجود ہے :

" اِسمہٗ اِسمی "

" اُس کا نام میرا نام ہوگا "

...... ۳۔ حافظ ابوالقاسم طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں مختلف راویوں کے سلسلے سے (۱۶) حدیثیں لائی ہیں۔اِن سب کی روایت صحابیٔ رسولؐ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے یعنی سب کی سب "مرفوع" احادیث ہیں اور اُن سب میں یہ فقرہ شامل ہے کہ "اُن کا نام میرا نام ہوگا اور اُن کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا"۔

مزید حوالے دیے جاسکتے ہیں مگر مختصراً عرض ہے کہ خواجہؒ نے جس ہستی کے خدا کے حکم سے ظاہر ہونے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ اُس ہستی کا نام محمد ہوگا وہ مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی ہستی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خواجہؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کثیر احادیث کی طرف اِشارہ کیا ہے جو اِس باب میں آئی ہیں اور جنھیں علماء نے "متواتر بالمعنیٰ" کا درجہ دیا ہے۔

مہدیٔ موعودؑ اللہ کے حکم سے ظہور فرمائیں گے :

محبوبِ الٰہیؒ فرماتے ہیں " زِ امرِ حق شود ظاہر" یعنی اللہ کے حکم سے ظہور فرمائیں گے۔ اِن الفاظ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ "مہدیٔ موعودؑ اللہ کے خلیفہ ہوں گے۔ اِس لئے کہ عبداللہ بن حاکم اور ابو نعیم اصفہانی نے صحابیٔ رسول حضرت ثوبانؓ سے بعثتِ مہدی سے متعلق جو حدیث روایت کی ہے۔ اُس میں حضورؐ کے ارشاد کا آخری حصّہ یہ ہے :

...... ثمّ یجیئ خلیفة اللّٰه المهدی فاذاسمعمَ بِهٖ فأتوه فبایعوه ولو حبواً علی الثّلج فانّه خلیفة اللّٰه المهدی

" پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آئے گا۔ تم جب اُس کی خبر سنو تو اُس کے ہاں جاؤ اور اُس سے بیعت کرو
اگر چہ کہ تمہیں برف پر سے رینگنا ہی کیوں نہ پڑے۔ کیوں کہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے"

یہ حدیث سنن ابن ماجہ، مسند امام احمد بن حنبل میں اور امام ابو بکر بیہقی کی دلائل النبوۃ اور مشکوٰۃ المصابیح میں باختلافِ الفاظ آئی ہے۔

اب یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ " ثم یجیئ خلیفة اللّٰه المهدی " (پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آئے گا) کی طرف محبوبِ الٰہیؒ نے "زِ امرِ حق شود ظاہر" کہہ کے اِشارہ فرمایا ہے۔ اِسی سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ کے خلیفہ کو تعلیم اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ اللہ کے خلیفہ کی ذات معصوم عن الخطا ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

المهدی منّی یَقفُوا اثری ولا یخطی

" مہدی مجھ سے ہیں میرے نقشِ قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے " (فتوحاتِ مکیہ)

مہدیٔ موعودؑ حُجّتِ قائم ہوں گے :

مسلمانوں میں عام طور پر شیعہ حضرات اِمام مہدیؑ کے لئے "قائم آلِ محمدؐ یا "اِمامِ قائم" کے القاب استعمال کرتے ہیں اِس سے اُن کی مراد یہ ہوتی ہے کہ حضرت اِمام حسن عسکریؒ کے چار سالہ فرزند محمد جو بغداد کے قریب سمرہ کے مقام پر غار میں پوشیدہ ہو گئے تھے وہ آخر زمانے میں آئیں گے اور نہ صرف قُسطنطنیہ فتح کریں گے بلکہ ساری دنیا پر اُن کی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ اِس طرح امامِ حسنؓ اور امام حسینؓ کے زمانہ میں آلِ محمدؐ سے جو خلافت چھین لی گئی تھی، امامِ مہدیؑ کے ظہور سے وہ آلِ محمد ﷺ کو واپس مل جائے گی۔ ساری دنیا پر سیاسی غلبہ حاصل کرنے میں "شیعانِ علیؓ " امامِ مہدیؑ کے مددگار ہوں گے۔ اِس اعتبار سے امامِ مہدیؑ کی ذات "قائم آلِ محمدؐ" ہوگی۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ "حُجّتِ قائم" کی اصطلاح اِن معنوں میں استعمال نہیں فرماتے بلکہ اُن معنوں میں استعمال فرماتے ہیں جو دورِ صحابہؓ سے اہلِ سنّت والجماعت کے مسلّمات رہے ہیں۔ غور کی نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرتِ خواجہؒ کا اِشارہ یہاں سیدنا علی مرتضیٰؓ کے اُن اشعار کی طرف ہے۔ جن میں آپ نے اپنے فرزندوں کو مخاطب کر کے اپنی اولاد میں اِمام مہدیؑ کی بعثت کی خبر دی تھی اور امامِ مہدیؑ کے لئے ایک شعر میں "قائم الحق" کے الفاظ استعمال فرمائے تھے۔

فثمّ یقوم قائم الحق منکم

وَبالحق یاتیکم و بالحق یعمل

" پھر تم میں سے ایک قائم الحق مقرر ہوگا اور وہ حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کرے گا "

حق کے ساتھ آئیں گے' حق پر عمل کریں گے اور قائم الحق ہوں گے کا مطلب یہی ہے کہ امام مہدیؑ حق یعنی دین کو پھر سے قائم فرمائیں گے۔ سیدنا علی مرتضیٰؓ نے یہ جو فرمایا اپنی طرف سے نہیں فرمایا بلکہ آپ کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی تھی جس میں ارشاد ہوا تھا کہ:

...... یَقُوْمُ بالدّین فی آخر الزّمان کما قمت به فی اوّل الزمان (عقد الدرر)

(مہدی) آخر زمانے میں دین کو ایسا ہی قائم کریں گے کہ جیسا کہ میں نے اول زمانے میں قائم کیا تھا۔

اب یہ واضح ہوگیا کہ حضرتِ خواجہ علیہ الرحمہ نے "حُجت قائم" کی اصطلاح جو استعمال فرمائی ہے اُس کی بنا' کلامِ مرتضویؓ اور اِرشادِ نبویؐ ہے۔ مطلب بھی بالکل واضح ہے کہ مہدیؑ موعود کی ذات سے مخلوق پر اللہ کی حُجت پھر سے قائم ہو جائے گی۔ بحیثیتِ خلیفۃ اللہ' آپ خَلق کو دعوت اِلی اللہ دیں گے اور اللہ کے دین کو قائم کریں گے۔ خَلق پر آپ کی اطاعت فرض ہوگی۔

کبھی لفظ حُجت "معجزہ" کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اِن معنوں میں مہدیؑ کی ذات اللہ کی نشانی اور اُس کا معجزہ ہوگی جس سے کئی معجزے ظہور میں آئیں گے۔ (یاد رہے کہ خراسان کے بادشاہ مرزا حسین نے ہرات سے چوٹی کے چار علماء کا وفد ہمارے امام حضرت سید محمد مہدیؑ موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدیت کی تحقیق کے لئے آپ کے ہاں فراہ بھیجا تھا۔ وفد نے تحقیق کے بعد سلطان کو لکھا تھا کہ "ایں مرد آیتے است از آیاتِ خدا و معجزہ ایست از معجزاتِ رسولؐ" یعنی یہ ہستی اللہ کی آیتوں میں سے ایک آیت اور رسول اللہؐ کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔) کبھی لفظِ حُجت برہان اور دلیلِ قطعی کے معنوں میں لایا جاتا ہے۔ اِس اعتبار سے بھی مہدیؑ کی ذات اور آپ کی دعوت' اللہ کی اور اُس کے دین کی حُجت ہوگی جو آپ کی بعثت سے قائم ہو جائے گی۔

مہدیؑ موعود خاتم الاولیاء ہوں گے :

اکثر اولیاءِ اُمت اور محققینِ صوفیہ مہدیؑ موعود علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کو خاتمِ ولایتِ محمدیہ' خاتم الاولیا مانتے ہیں اور اسی لقب سے آپ کا ذکر کرتے ہیں۔ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربیؒ حضرت نظام الدین اولیاءؒ سے صرف ایک صدی پہلے گذرے ہیں۔ شیخ الاکبرؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "فصوص الحکم" میں مہدیؑ موعود علیہ السلام کے خاتم ولایتِ محمدیہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ فتوحاتِ مکیہ میں بھی اِس مسئلہ پر بحث فرمائی ہے۔ فتوحات میں آپ کا ایک شعر یہ ہے :

الآ انّ ختــم الاولیـــاء شهیـــد

و عیـن الامـــام الـعـــارفـین فـقیـد

" آگاہ ہو جاؤ کہ خاتم الاولیاء (مہدی موعودؑ) موجود ہوں گے اور امام العارفین (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) کی ذات غیر موجود ہوگی "

یورپ اور امریکہ کے محققین یہ کہتے ہیں کہ اِسلام کے دورِ اوّل میں "خاتم الاولیاء" کی اصطلاح متعارف نہیں تھی۔ ابن عربیؒ نے یہ اصطلاح حکیم ترمذی کی کتاب خاتم الولایت سے لی ہے وغیرہ۔ اُن کو خبر نہیں ہے کہ شیخ الاکبرؒ اِس کو خود اپنے کشف سے منسوب فرماتے ہیں۔ چنانچہ اپنی مشہور کتاب "عنقاءِ مغرب" میں امام مہدیؑ کے وصف میں جو اشعار لکھے ہیں اُس میں ایک شعر یہ بھی ہے :

فوایق ربّی قد اتانی مخبراً

بتعیین ختم الاولیاء کریم

" میرے رب کا قاصد میرے ہاں یہ خبر لے آیا کہ خاتم اولیاء کا آنا مقرر ہو چکا ہے "

مغربی محققین یہ بھی نہیں جانتے کہ صوفیہ نے یہ اصطلاح اِس حدیث شریف سے اخذ کی ہے :

عن علی قال قلت یا رسول اللّٰہ أمنا آل محمد المھدی

ام من غیرنا فقال لا بل منّایختم اللّٰہ بہ الدِّین کما فتح بنا .. اِلی آخرہ

(ترمذی بروایت ابونعیم اصفہانی ونعیم بن حماد ٔعقد الدرر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ محمد مہدی ہم لوگوں یعنی ہم آل محمد میں سے ہیں یا ہمارے غیر سے۔ آنحضرت نے فرمایا نہیں وہ ہم میں سے ہوں گے۔ اللہ اُن پر دین کو ختم کرے گا جیسا کہ ہم سے شروع فرمایا ہے.....

ختمیتِ دین سے مراد احکامِ ولایت کا بیان اور اُن پر عمل کی دعوت ہے اور دین کا دوبارہ کامل طور پر روشن ہونا ہے۔ جس خلیفۃ اللہ کو حدیث میں خاتم دین فرمایا گیا اُس کے ذریعہ احکامِ ولایت کا بیان اور دعوت ہونی تھی اس لئے اُسے "خاتم ولایت یا خاتم الاولیاء" کہا گیا اور چونکہ ولایتِ محمدیہ کا کامل ظہور اُسی ہستی سے ہونا تھا اُسے خاتم ولایتِ محمدیہ کہا گیا۔ حضرتِ خواجہ علیہ الرحمہ اِسی کی طرف ان الفاظ میں اِشارہ فرماتے ہیں :

زِ امرِ حق شود ظاھر کہ ختمِ اولیاء باشد

" خدا کے حکم سے ظاہر ہوں گے اور خاتمِ اولیاء ہوں گے "

مہدئ موعودؑ "مرکزِ عالم" ہوں گے :

شعر کی ابتداء ہی میں خواجہ علیہ الرحمہ نے واضح فرمایا کہ مہدی موعودؑ "مراد و مرکزِ عالم" ہوں گے۔ یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مہدئ ظاہری بادشاہ ہوں گے یا شہنشاہِ عالم ہوں گے اور سارے عالم (Planet) پر آپ کی ریاست (State) قائم ہو جائے گی۔ ساری دنیا کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ پوری زمین پر کوئی ایک انسان بھی کافر باقی نہیں رہ جائے گا۔ سارے کافروں کو آپ قتل کر دیں گے وغیرہ وغیرہ جیسا کہ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں صاف صاف فرماتا ہے کہ:

اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔۔۔۔(۴۸:۵)

جو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ امام مہدیؑ وہ کر دکھائیں۔ بلکہ جو اللہ نہیں چاہتا اس کو امام مہدیؑ کی سب سے بڑی علامت اور پہچان قرار دیتے ہیں۔ اِن خوش فہموں کے برخلاف حضرت خواجہؒ کے عقیدہ کے مطابق مہدئ موعود سارے عالم کے لئے دین کے شہنشاہ یعنی معنوی بادشاہ ہوں گے "مرکزِ عالم" کے خاص الفاظ جو حضرت خواجہؒ نے اِس موقع پر اِستعمال فرمائے ہیں اُن میں بڑی جامعیت اور بلاغت موجود ہے۔ مہدئ موعود کی ذات اللہ کی حجت قائم ہے اِس لئے ساری مخلوق پر آپ کی اطاعت فرض ہے اور اِسی لئے آپ کی ذات مرکزِ عالم ہے۔ آپ کی ذات خلیفۃ اللہ ہے۔ اِس لئے مخلوق پر آپ کی اطاعت فرض ہے اور اِسی لئے آپ کی ذات مرکزِ عالم ہے۔ آپ خاتم الاولیاء ہیں، خاتم دین ہیں، احکامِ ولایت پر عمل کی دعوت دیتے ہیں "احسان" کی تعلیم دیتے ہیں اِس لئے آپ کی ذات

مرکزِ عالم ہے۔آپ ذاتِ رسالت مآب ﷺ کی ولایتِ خاصّہ کا مظہرِ تام یعنی خاتمِ ولایتِ محمدیہ ہیں اس لئے مرکزِ عالم ہیں۔اللہ "ہادی" (اسمِ فاعل) ہے اور آپ اللہ سے ہدایت پاتے ہیں یعنی "مہدی" (اسمِ مفعول) ہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے اللہ کے خلیفہ کی خبر "مہدی" کے لقب سے دی۔آپ اللہ کے مہدی ہیں اس لئے خلق کے ہادی ہیں اور اسی لئے مرکزِ عالم ہیں۔

ابوحارث بن مغیرہ بصری نے کہا کہ میں نے حضرت امام حسینؓ سے پوچھا کہ امامِ مہدی کس علامت سے پہچانے جائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ سکینہ اور وقار سے پہچانے جائیں گے۔پھر میں نے پوچھا کہ اور کیا علامت ہے تو فرمایا کہ حلال اور حرام کی معرفت سے اور لوگ مہدی کے محتاج ہوں گے اور وہ کسی کے محتاج نہیں ہوں گے۔(عقد الدّرر)

سیدنا امام حسینؓ کے ارشاد کے مطابق لوگ جس کے محتاج ہوں گے اُس کی ذات ضرور مرکزِ عالم ہوگی اور یہی حضرت خواجہؒ فرماتے ہیں۔

مہدئ موعودؑ "مرادِ عالم" ہوں گے :

حضرتِ خواجہؒ مہدئ موعودؑ کو "مرادِ عالم" مانتے ہیں۔یہاں یہ شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ محققین صوفیہ نے تو مہدئ موعودؑ کو "مراداللہ" کہا ہے اور حضرت خواجہؒ نے مرادِ عالم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔چوں کہ "مراداللہ" ہونا بھی مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے۔لہٰذا معنوی اعتبار سے جو ہستی مراداللہ ہو وہی ظاہری اعتبار سے "مرادِ عالم" ہوسکتی ہے۔"مرادِ عالم" کی اصطلاح میں "مراداللہ" کی اصطلاح مضمر و مندرج ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اہلِ سنّت والجماعت کے علمائے حدیث نے احادیثِ مہدی کی ایک بہت بڑی تعداد کو اپنے اُصولِ حدیث کے معیار پر جانچ کر حَسن، صحیح اور بعض کو متواتر قرار دیا ہے۔اِن حدیثوں کا اگر کوئی غیر جانبداری سے مطالعہ کرے تو اُس پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ مہدئ کی ذات اور مہدئ کی بعثت مراداللہ بھی ہے اور مرادِ عالم بھی۔یہاں اُن کا احاطہ نہیں ہوسکتا۔صرف اِشارتاً چند احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہؒ نے جو لکھا ہے احادیث کی روشنی میں لکھا ہے اور وہ حق ہے :

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ہرگز ختم نہ ہوگی جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت سے ایک ایسے شخص کو نہ بھیج دے کہ اُس کا نام میرا نام اور اُس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا۔زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔(ابنِ ابی شیبہ، طبرانی، ابونعیم، حاکم)

اِسی مضمون کی بہت سی احادیث آئی ہیں جو صحابہؓ نے حضورؐ سے روایت کی ہیں مثلاً ایک اور حدیث جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا کے ختم ہونے میں اگر ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اِتنا طویل فرمادے گا کہ اُس میں مہدی کی بعثت ہوجائے۔(ابوداؤد بروایت حضرت علیؓ، ابونعیم بروایت حضرت ابوہریرہؓ)

آپ فرماتے ہیں کہ یہ سلسلۂ روز وشب ختم نہ ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ ہم اہلِ بیت سے ایک نوجوان کو مبعوث نہ فرمادے۔عبداللہ ابن مسعودؓ ہی کی ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک رات ہی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اُسی کو اِتنی طویل کردے گا کہ اُس میں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص کو مبعوث فرمادے۔۔۔ (ابونعیم، عقد الدرر)

اِن تمام احادیث کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو سمجھا دیا کہ اللہ کی مشیّت میں مہدئ کی بعثت کس قدر ضروری ہے۔

جس کی بعثت اتنی ضروری ہو کہ اُس کے بغیر دنیا ختم نہ ہو وہ "مرادِ عالم" نہ ہو تو اور کیا ہو؟ حضرت خواجہؒ نے جو فرمایا وہ حق ہے۔

ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مہدیؑ کے زمانے میں میری اُمت ایسی نعمت سے سرفراز ہوگی کہ کبھی اُس کو ایسی نعمت نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے اُن پر خوب بارش ہوگی اور زمین بھی اپنی روئیدگی سے کچھ باقی نہ رکھے گی۔
(ابو القاسم طبرانی بحوالہ المہدی الموعود)

حضرت ابو سعید خدریؓ نے اِس مضمون کی ایک اور روایت کی ہے جس میں یہ بھی آیا ہے کہ "اُس سے آسمان والے اور زمین والے خوش ہو جائیں گے حتیٰ کہ جو زندہ ہیں وہ آرزو کریں گے کہ اپنے مرے ہوئے لوگ بھی زندہ ہو جائیں (اور اس نعمت سے مستفیض ہوں)۔
(مستدرک حاکم و مشکوٰۃ)

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ لکھتے ہیں کہ "علماء زمانہ اس حدیث سے یہ مراد لیتے ہیں کہ بارش موافق ہوگی، زمین سے ہر قسم کے غلّے اُگیں گے جن سے اہل زمانہ پیٹ بھریں گے اور اپنے مُردوں کے لئے آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے اور اپنے پیٹ بھرتے۔ وہ مطلق غور نہیں کرتے کہ یہ تاویل نصِ قرآنی، سنّتِ الٰہی اور انبیاء و اولیاء کے احوال کے خلاف ہے"۔ آیات قرآنی پیش کر کے آپ نے اِس تاویل کو غلط ثابت کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمام فرشتے اور مومنین مہدیؑ سے راضی ہوں گے اور آسمان و زمین کے رحمت کے دروازے کُھل جائیں گے اور قبول کرنے والوں کے دلوں پر فیضِ الٰہی پورا برسے گا اور مہدیؑ کے واسطے سے مومنوں کے دلوں میں جو توحید اور معرفت اور اللہ کی محبت کے اسرار ہوں گے ظاہر ہو جائیں گے۔ اِس شان سے کہ زندہ لوگ اپنے مردوں کے لئے آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی مہدی کے زمانے میں ہوتے تو اُن کو بھی فیضِ الٰہی پہنچتا۔ یہ حدیث اُس حدیث کی تفسیر واقع ہوئی ہے جس میں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنی اُمت کی تمثیل بارش سے دی ہے اور فرمایا کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُس کا اوّل خیر ہے یا آخر۔ (مکتوب ملتانی)

آسمان کے ساکن اور زمین کے ساکن جس کی بعثت سے خوش ہو جائیں اور آسمان سے نزولِ رحمت اور زمین سے نموئے رحمت ہو تو یہ بشارتیں صاف بتا رہی ہیں کہ یہ بعثت مرادُ اللٰہی بعثت ہے اور عین مرادِ عالم ہے۔

ایسی ہی کثیر احادیث کی روشنی میں حضرتِ خواجہؒ نے مہدیٔ موعودؑ کی ذاتِ اقدس کو "مرادِ عالم" لکھا ہے۔ محققین کے نقطہ نظر سے کائنات کی تخلیق سے مرادِ الٰہی 'ولایتِ محمدی ﷺ کا ظہور تھا۔ مہدیٔ موعودؑ کے منصب ختم ولایت محمدی پر مامور ہونے کے اعتبار سے اور خاص ولایت محمدیؐ کے خاتم یعنی مظہرِ اتم ہونے کی جہت سے آپ کو محققین نے مراد اللہ کہا ہے یا اُس کے مماثل یا ہم معنی الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں۔

اِس کی ایک بہترین مثال یہ ہے کہ خواجۂ خواجگانِ چشت حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اپنے پروردگار سے دُعا فرماتے ہوئے مہدیٔ موعودؑ کے لئے "مولائے اَتقیاء" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں:

یا رب بحقِ مہدی و ہادی کہ ذاتِ او
مانندِ مصطفےٰؐ ست چو مولائے اتقیاء

"پروردگار! مہدی و ہادی کے واسطے سے (مجھ پر فضل فرما) کہ اُن کی ذات مصطفےٰ ﷺ کے مانند' اَتقیاء کے مولیٰ جیسی ہے"

ظاہر ہے کہ حضرتؒ نے اُن احادیث کا خلاصہ یا عطر پیش فرمایا ہے جن میں حضورؐ نے خبر دی ہے کہ خُلُقُہٗ خُلُقی یعنی اُس کے اخلاق میرے اخلاق ہوں گے (رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن حذیفہؓ و ابن مسعودؓ) اور یشبھنی فی الخَلق و الخُلق یعنی صورت اور اخلاق

میں میرے مشابہ ہوں گے یا پھر "مہدی مجھ سے ہیں، میرے نقشِ قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے" وغیرہ۔ یہاں "مولائے اَتقیاء" کے الفاظ توجہ چاہتے ہیں۔ اَتقیٰ دراصل قرآنی اصطلاح ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ○ (۴۹:۱۳)

" بے شک اللہ کے پاس تم میں سب سے زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں اَتقیٰ (سب سے زیادہ متّقی) ہو "

تقویٰ کرنے والا یعنی اللہ سے ڈر کر پرہیزگاری کرنے والا متّقی کہلاتا ہے تقویٰ کے بغیر ولایت یعنے اللہ سے قُربت نصیب نہیں ہوتی۔ اولیاء سب کے سب متقی ہوتے ہیں۔ شعر میں حضرتؒ نے "اَتقیاء" کا لفظ لایا ہے جو "اَتقیٰ" کی جمع ہے۔ "مولائے اَتقیاء" ہونا مولائے اَولیاء ہونے کے مماثل و مرادف ہے یعنی "خاتم الاولیاء" کے معنوں میں لیا جا سکتا ہے۔

یہاں روحانی ربط و تعلق کی ایک کرامت نظر آ رہی ہے۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے جس شعر پر ہم غور کر رہے ہیں وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے شعر کی شرح و ترجمانی کر رہا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ خواجۂ بزرگ نے آنے والے خلیفۃ اللہ کا منصب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا لقب "مہدی" ہونے سے مہدی و ہادی کے الفاظ لائے تھے تو نظام الدین اولیاءؒ نے اُس ہستی کے مبارک نام "محمد" کی صراحت فرمادی۔ باقی پورا شعر خواجۂ بزرگؒ کے دوسرے مصرعہ کی شرح واقع ہوا ہے۔ خصوصاً مرادو مرکزِ عالم، حجتِ قائم، خاتم الاولیاء کے الفاظ ماخذِ مصطفیٰ اور مولائے اتقیاء کی اصطلاحات کے ترجمان ہیں۔

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے مقامِ ولایت، کشفِ روحانی اور علمِ حدیث کا عالم یہ ہے کہ اِمامِ مہدئ موعودؑ کے ظہور سے برسوں پہلے آپ نے مہدئ موعود کی بعثت اور آپ کے مراتب کی نہ صرف تصدیق و توثیق فرمائی بلکہ اپنے مرشدِ اعلیٰ کے اِتباع میں اُمت کو اِس سے آگاہ بھی فرمادیا۔

ظہورِ مہدئ موعود :

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے وصال کے ایک سو بائیس/۱۲۲ سال بعد ۱۴/ جمادی الاول ۸۴۷ھ بروز دوشنبہ اِسی ملک ہندوستان کے شہر جون پور میں، سلسلۂ چشتیہ ہی سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ حضرت میراں سید عبداللہ کے گھر اُس آفتابِ ہدایت کا ظہور ہوا جس کو خاص ذاتِ رسول اللہ کی ولایت کا خاتم یا مظہرِ تام اور مہدئ آخر الزماں ہونا تھا۔ والدِ ماجد اور والدہ بی بی آمنہ دونوں کی طرف سے آپ فاطمی النسب تھے۔

سوانح، سیرت اور تعلیمات کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہاں صرف یہ عرض کرنا ہے کہ آپ نے اللہ کے حکم سے مہدئ موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اللہ کے حکم سے اِس لئے کہ جن دو/۲ گواہوں کو آپ نے پیش فرمایا' اُن کو گواہ بنانا اِنسان کے بس میں نہیں ہے بلکہ صرف تائیدِ الٰہی سے ممکن ہوا۔ آپ نے فرمایا بندے کے دعوے کا ایک گواہ قرآنِ مجید ہے اور دوسرا گواہ اللہ کے رسول کا اتباعِ تام ہے۔ آپ نے فرمایا "اگر کوئی ہماری سچائی کو معلوم کرنا چاہے تو اُس کو چاہئے کہ اللہ کے کلام سے اور رسول اللہؐ کے اتباع سے ہمارے اعمال اور احوال کا جائزہ لے اور سمجھ لے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

ترجمہ : "کہو (اے محمد) کہ یہ میرا راستہ ہے۔ میں (مخلوق کو) خدا کی طرف بُلاتا ہوں بینائی پر اور وہ جو میرا تابع ہے" (۱۲:۱۰۸) (عقیدۂ شریفہ)

حق کی تلاش کرنے والے متقیوں کو پانچ سو سال بعد' آج بھی یہ موقع حاصل ہے اور قیامت تک اِنشاءاللہ رہے گا کہ وہ آپ کے قول' فعل اور حال تینوں کو اللہ کی کتاب سے مطابق کر کے دیکھیں اور اللہ کے رسول کے کامل اتباع کے معیار پر جانچیں اور صداقت کو پائیں۔

بادشاہوں کو آپ نے جو خطوط بھیجے اُس میں آپ نے اُن کو یہی بات لکھی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر اِس میں کوئی فرق پاؤ تو بندہ کو قید کرویا قتل کردو۔ مگر کسی نے قید کیا نہ قتل کیا۔ صحیح حدیثوں میں حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدیؑ موعودؑ کی جتنی علامتیں بیان فرمائی تھیں وہ آپ کی ذات میں موجود تھیں۔ بڑے بڑے علما اور بعض بادشاہوں نے اُن کی تحقیق کر کے آپ کی تصدیق کا شرف حاصل کیا۔ اُن ساری علامتوں میں اہم علامت آپ کی بے خطا اِتباعِ قرآن اور بے خطا اِتباعِ رسولؐ ہے۔ اور یہی آپ کے مہدیؑ موعود ہونے کی بنیادی اور قطعی دلیل ہے۔ آپ نے لوگوں کو اتباعِ قرآن اور اتباعِ رسولؐ کی دعوت دی اور فرمایا کہ "مذہبِ ما کتاب اللہ و اتباعِ محمد رسول اللہؐ" یعنی ہمارا مذہب اللہ کی کتاب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِتباع ہے۔ ارشاد فرمایا کہ "ما مذہبِ نو نیاوردہ ایم" ہم نے کوئی نیا مذہب نہیں لایا ہے۔ احکامِ ولایت کی تعلیم کے بارے میں فرمایا کہ "ما مذہبِ عاشقاں آوردہ ایم" یعنی ہم نے (اللہ کے) عاشقوں کا مذہب لایا ہے۔

اپنی دعوت اِلی اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں :

"میں نے اللہ کی کتاب پیش کردی ہے۔ خلق کو توحید اور عبادت کی طرف بُلاتا ہوں اور باری تعالیٰ کی طرف سے اِس کام پر مامور ہوں"

اپنے "بیانِ قرآن" کے معجزہ کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں :

"اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کر کے معانی سوچ کر باہر آتا اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور اللہ پر بہتان لینے والا ہوجائے گا۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے، کرتا اور پڑھتا ہے اللہ کے حکم اور اُس کی اجازت ہی سے کہتا، کرتا اور پڑھتا ہے۔ جو آیت بھی بندہ کو دکھائیں بندہ پڑھتا ہے اور جیسے بیان کی تعلیم (اللہ تعالیٰ) بندے کو دے بیان کرتا ہے۔

عُلِّمْتُ مِنَ اللّٰهِ بِلا وَاسِطَةٍ جَدِيْدَ الْيَوْم

"مجھے اللہ کی طرف سے روزانہ تعلیم ہوا کرتی ہے" بندے کا حال ہے۔ (قلمیاتِ میاں عبدالرشیدؒ)

ولایت قربِ الٰہی سے عبارت ہے۔ ولایتِ محمدیہؐ کا پیغام عشق و محبتِ الٰہی کا پیغام ہے۔ یہ پیغام آپ نے اِس شان سے دیا کہ عشق و فنائیت کے اعلیٰ ترین منازل میں بھی طالبانِ مولیٰ کو شریعتِ محمدیؐ کا سختی سے پابند رکھا۔ شریعتِ محمدیؐ کو اقربُ الطریق یعنی قریب ترین راستہ فرمایا۔ ایک موقع پر فرمایا خاک پڑے اُس کشف پر جس میں شریعتِ محمدیؐ کی رعایت ملحوظ نہ رہے۔

مختصر یہ کہ اپنی تریسٹھ/۶۳ سالہ حیاتِ طیبہ اور تیئیس/۲۳ سالہ دعوت اِلی اللہ میں آپ نے تقریباً چوبیس ہزار میل ہجرت فرمائی، مشہور حدیثِ شریف کے مطابق زمین سے شرک اور کفر کے ظلم و جور کا اندھیرا دور فرمایا اور زمین کو توحید و عبادت، عشق و محبتِ الٰہی کے عدل و قسط کے نور سے بھردیا۔ ہزارہا لوگوں نے پیہم عمل کی راہ سے عشق کی نعمت پائی اور عشقِ الٰہی کی راہ پر چل کے بینائی سے سرفراز ہوئے، مقصودِ دین زندہ ہوگیا۔

الحمد للہ ہمارے آقا و امام حضرت سید محمد مہدیؑ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مراتب کے بارے میں ہمارے عقاید وہی ہیں جو آپ کی بعثت سے پہلے گذرے ہوئے قدیم اولیاءِ کرام اور علمائے اُمت کے عقائد رہے ہیں۔

پروردگار تیرے حبیب محمد مصطفیٰؐ احمدِ مجتبیٰؐ نے حکم دیا تھا کہ جب مہدیؑ کی خبر سنو تو اُن کے ہاں جاؤ اور اُن سے بیعت کرو اگرچہ کہ تم کو برف پر سے رینگنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔ تیرے حبیبؐ کے صدقے ہمیں ایسی تصدیقِ مہدی نصیب کر جیسا کہ تصدیقِ مہدی کا حق ہے۔ ہمیں مہدیؑ کے زمرہ میں جلا اور مہدی کے زمرہ میں موت عطا کر اور قیامت کے دن مہدیؑ کے زمرہ میں ہمارا حشر فرما۔ آمین.....

ختم شد